تضامین بر کلام الامام

واہ کیا جودو کرم ہے

فضل ہے شاہ و گدا سب پہ ہی یکساں تیرا   جھولی خالی نہ کبھی لے گیا منگتا تیرا
رَو میں رہتا ہے سخاوت کا یہ دریا تیرا   واہ کیا جودو کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

قمر و شمس ہوں قربان وہ چہرہ تیرا   نور ہی نور ہے وہ جلوہ زیبا تیرا
دونوں عالم پہ ہے چھایا ہوا سایہ تیرا   دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا

مرتبہ نبیوں میں ہے افضل و اعلیٰ تیرا   نور مسجود ملائک ہے نرالا تیرا
بادشہ سر پہ رکھیں پاک وہ جوتا تیرا   اغنیا پلتے ہیں در سے وہ ہے باڑا تیرا
اصفیا چلتے ہیں سر سے وہ ہے رستہ تیرا

کور دل عظمت و برکت تری کیا پہچانیں   جو ہیں شیطان کے پیرو وہ تجھے کیا مانیں
رفعتیں تیرے لیے تیرے لیے سب شانیں   فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

رب ہے معطی میں ہوں قاسم یہ ہے تیرا فرمان   جس کا کوئی نہیں اس کو بھی ملے تیری امان
انبیا جس سے مدد لیں وہ رسول ذی شان   آسماں خوان، زمیں خوان، زمانہ مہمان
صاحب خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

آئے ہیں در پہ ترے دل میں لیے حزن وملال   دشمنوں سے ہیں ترے چاہنے والے بے حال
ڈگمگاتے ہوئے قدموں کو شہ دین سنبھال   تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

پاؤں سب ولیوں کی گردن پہ، وہ ہے شان رفیع　　قدرت حق سے ملا رتبہ عالی و وسیع
بندہ مقتدر و قادر و قیوم و سمیع　　تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع
جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

☆ مجھ پر درود بھیجنا تمھارے لیے رب کی رضا کا سبب ہے۔

☆ مجھ پر درود بھیجا کرو اس لیے کہ یہ تمھارے گناہوں کا کفارہ ہے۔

☆ مجھ پر درود بھیجا کرو اس لیے کہ یہ درود تمھارے لیے زکوٰۃ کے حکم میں یعنی صدقہ ہے۔

☆☆☆

سرور کہوں کہ۔۔۔

اَتعلیٰ کہوں کہ اذکیٰ و اتقیٰ کہوں تجھے　　اسنیٰ کہوں کہ اجلیٰ و اصفیٰ کہوں تجھے
بالا کہوں کہ والا و اعلیٰ کہوں تجھے　　سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے

گم گشتہ راہ ہوں میں تجھے خضر رہ کہوں　　ایماں کی جان تجھ کو کہوں دیں پنہ کہوں
نور خدائے پاک کا اک آئینہ کہوں　　حرماں نصیب ہوں تجھے امید گہ کہوں
جانِ مراد کانِ تمنا کہوں تجھے

سرور کہوں کہ مالک ہر دوسرا کہوں　　رافع کہوں کہ شافع روز جزا کہوں
ظلِّ الٰہ کہوں تجھے نور خدا کہوں　　گلزار قدس کا گل رنگیں ادا کہوں
درمانِ دردِ بلبلِ شیدا کہوں تجھے

کیا کہنے تیرے جلوہ زیبا کی برکتیں　　افسردہ و ملول کو ملتی ہیں راحتیں
نور خدا کی ہر سو برستی ہیں نعمتیں　　اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں
اے جان جاں میں جان تجلّا کہوں تجھے

شایاں ہے تجھ کو نبیوں رسولوں کی افسری　　تیرے قدم سے عرش کو ملتی ہے برتری
تیری ہی ذات باعث تخلیق کُل بنی　　تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

جس کو خدا نے خود کہا محبوب و مصطفیٰ　　جس کے نسب میں گذرے ہیں اقطاب واولیا
شان اس کی کیا گھٹائے گا کم بخت نجدیا　　لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

نبی رازدار مع اللہ لی ہے

نبی رازدار جلی و خفی ہے نبی جس کو مل جائے جنت ملی ہے
یہ بات ہم نے قرآن سے بھی سنی ہے نبی سرور ہر رسول و ولی ہے
نبی رازدار مع اللہ لی ہے

حبیب خدا وہ رسول معظم کہ جس کی ثنا کر رہے ہیں دو عالم
وجود خدا کا نشان مکرم ہے بے تاب جس کے لیے عرش اعظم
وہ اس رہرو لامکاں کی گلی ہے

ہے ایماں کی کشتی کا تو ہی تو ساحل ہے راہ ہدیٰ کی تو ہی عین منزل
ہے تو ہی دو عالم کی رونق میں شامل ترے چاروں ہم دم ہیں یک جان و یک دل
ابو بکر و فاروق و عثماں علی ہے

تجھے رب نے اوصاف اتنے ہیں بخشے شمار ان کا ممکن نہیں ہے کسی سے
ہیں تجھ سے عیاں نور یزداں کے جلوے خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے
دوعالم میں جو کچھ خفی و جلی ہے

مدد کے لیے آیئے میرے سرور پلا دیجیے مجھ کو بھی جام کوثر
گناہوں سے ہیں میرے حالات ابتر تمنا ہے فرمایئے روز محشر
یہ تیری رہائی کی چٹھی ملی ہے

ترے نام سے ہر مصیبت ٹلا کی تصور سے چھٹتی ہے بدلی بلا کی
تری یاد ہے یاد رب عُلا کی شفاعت کرے حشر میں جو رضا کی
سوا تیرے کس کو یہ قدرت ملی ہے

عظمت رسول اللہ کی

انبیا پر ہے عیاں عظمت رسول اللہ کی ہے. کلام پاک میں مدحت رسول اللہ کی
عرش حق ہے مسند رفعت رسول اللہ کی ہے دل شیطان پر ہیبت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

نور اطہر جس کا تھا تخلیق آدم کا سبب وہ شہ عالی وقار عالی شرف عالی نسب
کافروں پر تیغ والا سے گری برق غضب اک اشارے سے مٹایا جس نے باطل سب کا سب
ابر آسا چھا گئی ہیبت رسول اللہ کی

واصل نار جہنم آپ کا منکر ہوا مل گیا اس کو خدا جو مصطفیٰ سے مل گیا
لا ورب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا سب خزانوں کا خدا نے آپ کو مالک کیا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

آپ کی امت میں ہیں سارے رسول و انبیا رب نے اپنے علم سے محبوب کو حصہ دیا
وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا شافع روز جزا کا مرتبہ ان کو ملا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

بادشاہی جس پہ ہو قرباں وہ ان قدموں کی خاک انگلیوں سے چشمے جاری ہوں وہ ان کا دست پاک
سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک معجزات مصطفیٰ کی سارے عالم میں ہے دھاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

جس کی مدحت میں کلام پاک سا منشور ہو ذکر سب پھیکے پڑیں جب تک نہ وہ مذکور ہو
تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو ایسی ذات پاک کی عزت سے جو معذور ہو
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

اندازِ وحدت کا

ملا جس کو شرف معراج کی شب حق کی دعوت کا   پتہ چلتا ہے جس کی شخصیت سے رب کی عظمت کا
ہوا ہے نور جس کا باعث ایجاد خلقت کا   محمد مظہر کامل ہے حق کی شان عزت کا
نظر آتا ہے اس کثرت سے کچھ انداز وحدت کا

خدا نے جس کو فرمایا ہے اپنے نور سے پیدا   نہ تھا پہلے نہ ہوگا اب جہاں میں کوئی اس جیسا
وہ جس کی جوت سے روشن ہوا ہر طبقہ دنیا   گنہ مغفور، دل روشن، خنک آنکھیں، جگر ٹھنڈا
تعالی اللہ ماہ طیبہ عالم تیری طلعت کا

محمد جس سے راضی ہوں خدا بھی اس سے ہو راضی   بیاں توصیف کیا ہو ہم سے اس رحمت سراپا کی
ہے ذات مصطفیٰ لاریب نعمت حق تعالیٰ کی   نہ رکھی گل کے جوش حسن نے گلشن میں جا باقی
چٹکتا پھر کہاں غنچہ کوئی باغ رسالت کا

وہ جس کے در سے عاصی شادکام و شادماں لوٹیں   گنہ گار اس کا نام پاک لے کے نار سے چھوٹیں
وہ جس کے فضل کی دھومیں مچی ہیں ہر دو عالم میں   صف ماتم اٹھے خالی ہو زنداں ٹوٹیں زنجیریں
گنہ گارو چلو مولیٰ نے در کھولا ہے جنت کا

خدا کے حکم سے جبریل جن کی ایڑیاں چومیں   کہ جن کا نام سنتے ہی تمامی انبیا جھومیں
فرشتے عرش پر دیدار کی حسرت لیے گھومیں   خم زلف نبی ساجد ہے محراب دو ابرو میں
کہ یارب تو ہی والی ہے سیہ کاران امت کا

گنہ گاروں خطاواروں کو آقا تم سنبھالو گے   بدوں کو اپنی کالی کالی چادر میں چھپالو گے
جنھیں تم آتش دوزخ میں جلنے سے بچالو گے   جنھیں محشر میں تا حشر امتی کہہ کر پکارو گے
ہمیں بھی یاد کر لو ان میں صدقہ اپنی رحمت کا

مجھے جس دم مرے احباب تنہا چھوڑ کر جائیں　　　تو میری قبر میں یارب محمد مصطفیٰ آئیں
مرے آقا مجھے بس اپنا ہی دیدار کروائیں　　　الٰہی منتظر ہوں وہ خرام ناز فرمائیں
بچھا رکھا ہے فرش آنکھوں نے کم خواب بصارت کا

کہیں **نظمی** تم ان کے گیت گانے سے نہ رک جانا　　　رسولوں کی یہ سنّت ہے محمد ہی کے گن گانا
ہمیشہ یاد رکھنا اعلیٰ حضرت کا یہ فرمانا　　　رضائے خستہ جوش بحرِ عصیاں سے نہ گھبرانا
کبھی تو ہات آجائے گا دامن ان کی رحمت کا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: **مَنْ اَهَانَ الْعَالِمَ فَقَدْ اَهَانَ الْعِلْمَ وَمَنْ اَهَانَ الْعِلْمَ فَقَدْ اَهَانَ النَّبِيَّ وَمَنْ اَهَانَ النَّبِيَّ فَقَدْ اَهَانَ جِبْرِيْلَ وَمَنْ اَهَانَ جِبْرِيْلَ فَقَدْ اَهَانَ اللهَ وَمَنْ اَهَانَ اللهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔** جس نے عالم کی توہین کی تحقیق اس نے علم دین کی توہین کی اور جس نے علم دین کی توہین کی اس نے نبی کی توہین کی اور جس نے نبی کی توہین کی اس نے جبریل کی توہین کی اور جس نے جبریل کی توہین کی اس نے اللہ کی توہین کی اور جس نے اللہ کی توہین کی قیامت کے دن اللہ اسے ذلیل ورسوا کرے گا۔ (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۸۱)

مژدہ باد اے عاصیو

نام ہے جس کا بڑا جس کی بڑی سرکار ہے   وہ محمد مصطفیٰ ہے احمد مختار ہے
سب رسولوں اور نبیوں کا وہی سردار ہے   مژدہ باد اے عاصیو شافع شہ ابرار ہے
تہنیت اے مجرمو ذات خدا غفار ہے

رفعتیں سارے جہاں کی جس کے ہیں زیر نگیں   کالی کملی والا آقا ارض طیبہ کا مکیں
لاکھ گھومو لاکھ ڈھونڈو اس کا ثانی ہی نہیں   عرش سا فرش زمیں ہے فرش پا عرش بریں
کیا نرالی طرز کی نام خدا رفتار ہے

ان کی ذات پاک میں اللہ کی ہیں نعمتیں   ذکر میں ان کے چھپی ہیں برکتیں ہی برکتیں
سنگریزے ان کے نام پاک کا کلمہ پڑھیں   چاند شق ہو پیڑ بولیں ناجور سجدہ کریں
بارک اللہ مرجع عالم یہی سرکار ہے

ہوگیا دشوار مولیٰ اب تو دنیا میں گذر   منزلیں گم ہوگئی ہیں راستے ہیں پُر خطر
منتظر ہوں میرے آقا اب تو اپنا فضل کر   تیرے ہی دامن پہ ہر عاصی کی پڑتی ہے نظر
ایک جان بے خطا پر دو جہاں کا بار ہے

اعلی حضرت سا کوئی پیدا نہ ہوگا مدح خواں   نعت گوئی جن کو بخشش ہے خدا کی بے گماں
ایک ایک مصرع ہے نعت سرور کون و مکاں   گونج گونج اٹھے ہیں نغمات رضا سے بوستاں
کیوں نہ ہو کس پھول کی مدحت میں وا منقار ہے

نعت نبی کی بخشش

تمہارے در پہ عقیدت سے سر جھکائے فلک   تمھارے کوچے کی گلیاں ہیں پارہائے فلک
قدم تمہارے پڑیں جھوم جھوم جائے فلک   تمھارے ذرے کے پرتو ستارہائے فلک
تمھارے لال کی ناقص مثل ضیائے فلک

ورائے عرش وہ سردار انس و جاں پہنچا   خدا کے پاس خدا کا وہ رازداں پہنچا
بلندیوں کو نہ اس کی کوئی گماں پہنچا   سر فلک نہ کبھی تا بہ آستاں پہنچا
کہ ابتدائے بلندی تھی انتہائے فلک

سفر حرم سے ہوا تا بہ مسجد اقصیٰ   بہ جسم و روح یہ کون عرش سے پرے پہنچا
یہ معجزہ مرے آقا کا تھا بحکم خدا   یہ ان کے جلوے نے کیں گرمیاں شب اسریٰ
کہ جب سے چرخ میں ہیں نقرہ وطلائے فلک

خزانے رکھتے ہیں دونوں جہاں کے شاہ زمن   مہکتے ہیں عرق مصطفیٰ سے سارے چمن
وہ رحمتوں کا خزانہ وہ نعمتوں کی بھرن   مرے غنی نے جواہر سے بھر دیا دامن
گیا جو کاسہ مہ لے کے شب گدائے فلک

وفور حب نبی نے کرامتیں بھر دیں   حسّان ثانی رضا سا کوئی کہیں بھی نہیں
ہر ایک شعر ہے لاریب شہد سے شیریں   رضا یہ نعت نبی نے بلندیاں بخشیں
لقب زمین فلک کا ہوا سمائے فلک

وقار عارض

حسن خود ہووے دل و جاں سے نثار عارض　　مصحف پاک ہے خود مدح نگار عارض
مرحبا صل علیٰ شان و وقار عارض　　نار دوزخ کو چمن کر دے بہار عارض
ظلمت حشر کو دن کر دے نہار عارض

تیری زلفوں کو خود اللہ نے واللیل کہا　　نجم ثاقب تجھے رب نے لقب پاک دیا
تیرے چہرے کی قسم یاد کرے رب علا　　میں تو کیا چیز ہوں خود صاحب قرآں کو شہا
لاکھ مصحف سے پسند آئی بہار عارض

صبح امید ہے امت کے لیے زلف دوتا　　عطر سے بڑھ کے معطر ہے پسینہ ان کا
جسم وہ جسم کہ جس کا کوئی سایہ ہی نہ تھا　　جیسے قرآن ہے ورد اس گل محبوبی کا
یوہیں قرآں کا وظیفہ ہے بہار عارض

ان کو بخشے ہیں خدا نے وہ کمالات و صفات　　جن کی تعریف میں اتری ہیں قرآنی آیات
ذات پر ان کے ہے موقوف دو عالم کی نجات　　ترجمہ ہے یہ صفت کا وہ خود آئینہ ذات
کیوں نہ مصحف سے زیادہ ہو وقار عارض

آپ مل جائیں جسے اس کو خدائی مل جائے　　اک نظر ہو تو گھٹا غم کی یہ ساری چھٹ جائے
حکم ہو جائے تو عصیاں کا اندھیرا ڈھل جائے　　جلوہ فرمائیں رخ دل کی سیاہی مٹ جائے
صبح ہو جائے الٰہی شب تار عارض

جن کے اوصاف و محاسن ہوئے قرآں میں بیاں　　جن کی عظمت کے تعارف کو بنے کون و مکاں
جن کے اخلاق کا شاہد ہے مقدس قرآں　　نام حق پر کرے محبوب دل و جاں قرباں
حق کرے عرش سے تا فرش بہار عارض

پیارے کے پیارے گیسو

جان رحمت کے انوکھے وہ نیارے گیسو کھائی قرآں نے قسم جن کی وہ پیارے گیسو
بھائے اللہ کو بھی ان کے دلارے گیسو چمن طیبہ میں سنبل جو سنوارے گیسو
حور بڑھ کر شکن ناز پہ وارے گیسو

دل مومن سے جہنم کی بڑی فکر مٹی ہو گئی حسرت دیدار مدینہ پوری
دیکھ کر گنبد خضریٰ کو نئی روح ملی کی جو بالوں سے ترے روضے کی جاروب کشی
شب کے شبنم نے تبرک کو ہیں دھارے گیسو

دیو بندی پر گرز آگ کے ہر دم برسیں منکر عظمت احمد ہیں جو، دوزخ میں جلیں
اے خدا گور وہابی میں تو کیڑے ہی پڑیں ہم سیہ کاروں پہ یارب تپش محشر میں
سایہ افگن ہوں ترے پیارے کے پیارے گیسو

نعمت رب ترا جلوہ برے حالوں کے لیے ہوئی تخلیق جہاں تیرے اجالوں کے لیے
پھرتا ہے شمس اجالے ترے گالوں کے لیے شانہ ہے پنجہ قدرت ترے بالوں کے لیے
کیسے ہاتوں نے شہا تیرے سنوارے گیسو

نوراس نور مجسم سے زمانے کو ملا ثانی حسن محمد نہیں کوئی بخدا
زلف محبوب کو واللیل ہے قرآں نے کہا تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضا
صبح عارض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو

جمالِ گل

عالم ہے مشک بیز بہ اس طور سے ہے عطر جمال گل
عام وہ جودو نوال گل
محشر کے روز سب پہ عیاں ہوگا حال گل
کیا ٹھیک ہو رخ نبوی پر مثال گل
پامال جلوہ کف پا ہے جمال گل

موسیٰ کو جن کا امتی ہونے کی آرزو
مانگیں جنھیں خدا سے براہیم نیک خو
عیسیٰ کا مژدہ، جان سلیمان خوب رو
جنت ہے ان کے جلوہ سے جو یائے رنگ و بو
اے گل ہمارے گل سے ہے گل کو سوال گل

سرتاج انبیا ہیں وہ سردار انس و جاں
ہیں آبروئے باغ رسالت وہ بے گماں
ان کو خدا نے دی ہیں خزانوں کی کنجیاں
ان کے کرم سے سلعہ غالی ہوئی جناں
واللہ میرے گل سے ہے جاہ جلال گل

ان پر سلام بھیجیں شب و روز قدسیاں
ان سے شروع ہوئی ہے دوعالم کی داستاں
قرآن میں بیان ہوئیں ان کی خوبیاں
سنتا ہوں عشق شاہ میں دل ہوگا خوں فشاں
یارب یہ مژدہ سچ ہو مبارک ہو فال گل

حسن رسول کا کوئی کیا کر سکے بیاں
شمس و قمر ہیں چہرہ انور کی جھلکیاں
رشک ہزار عرش ہیں وہ پیاری ایڑیاں
ہیں عکس چہرہ سے لب گلگوں میں سرخیاں
ڈوبا ہے بدر گل سے شفق میں ہلال گل

سنّی کے دل میں نور وہابی کے دل میں داغ
سنّی کو لذتیں ملیں نجدی کو زاغ زاغ
روشن رہے مناقب احمد کا یہ چراغ
یارب ہرا بھرا رہے داغ جگر کا باغ
ہر مہ مہ بہار ہو ہر سال سال گل

صبح دل آرا دیکھو

مصطفیٰ پیارے کی تربت کا یہ جلوہ دیکھو رشک صد عرش ہے جو، آج وہ قبہ دیکھو
حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو رات دن اتریں فرشتے یہ کرشمہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

ہوگی کیا روضہ اقدس سے بھی بڑھ کے جنت دل مومن کو ملے دیکھے سے جس کے راحت
رکن شامی سے مٹی وحشت شام غربت دیکھو تو گنبد خضریٰ کی وہ شان و شوکت
اب مدینے کو چلو صبح دل آرا دیکھو

سنگ اسود کا بھی تم نے لیا صدہا بوسہ کرلی جی بھر کے وہاں سعی صفا و مروہ
خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلاف کعبہ مولد حضرت احمد کا لیا ہر تحفہ
قصر محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو

رب تعالی کی جلالت کی شعاعیں دیکھیں نورِ یزداں کی حرم پر وہ چھٹائیں دیکھیں
اولیں خانہ حق کی تو ضیائیں دیکھیں ہیبت و عزت و عظمت کی گھٹائیں دیکھیں
آخریں بیت نبی کا بھی تجلا دیکھو

سلب ہوتی ہے وہاں شاہوں کی ساری طاقت حرم مکہ سے ظاہر ہے خدا کی ہیبت
بے نیازی سے وہاں کانپتی پائی طاعت ہر قدم پر نظر آتی ہے خدا کی قدرت
جوش رحمت پہ یہاں ناز گنہ کا دیکھو

اے ملیح عربی

سونے دیتی نہیں فرقت کی یہ ریناں ہم کو — مضطرب رکھتی ہے اک آتش پنہاں ہم کو
زندگی جس کے بنا ہے تپ ہجراں ہم کو — یاد میں جس کی نہیں ہوش تن و جاں ہم کو
پھر دکھا دے وہ رخ اے مہر فروزاں ہم کو

جس کو اللہ نے دی عظمت لا متناہی — جس کے کوچہ پہ ہو قربان گلی جنت کی
جس کی نکہت سے ہیں سرشار رسول اور ولی — جس تبسم نے گلستاں پہ گرائی بجلی
پھر دکھا دے وہ ادائے گل خنداں ہم کو

عرق جسم مطہر سے کھلیں صد گل زار — رخ گلگوں سے شفق مانگ کے لایا ہے نکھار
جس کے رخسار کی تابش سے زمانے میں بہار — پردہ اس چہرہ انور سے اٹھا کر اک بار
اپنا آئینہ بنا اے مہ تاباں ہم کو

جس لطافت سے ہے مخلوق دوعالم سرشار — جس تبسم سے ہویدا ہیں خدا کے انوار
لب محبوب پہ یاقوت کرے جان نثار — پردہ اس چہرہ انور سے اٹھا کر اک بار
اپنا آئینہ بنا اے مہ تاباں ہم کو

کور دل صاحب کشف اور کرامت ہو جائے — نامہ بخت سیہ کے لیے برکت ہو جائے
ان کی بس ایک نظر باعث رحمت ہو جائے — گر لب پاک سے اقرار شفاعت ہو جائے
یوں نہ بے چین رکھے جوشش عصیاں ہم کو

دید بستان نبی ہے فقط ارماں میرا — یعنی ان آنکھوں سے دیکھوں در پاک آقا کا
ہے یہ عالم غم ہجراں میں دل مضطر کا — میرے ہر زخم جگر سے یہ نکلتی ہے صدا
اے ملیح عربی کر دے نمک داں ہم کو

غازہ گرد مدینہ

جنت سے بھی بڑھ کر ہے ہمیں ارض مدینہ آقا جو نظر کر دیں تو مل جائے خزینہ
نام ان کا زباں پر ہو تو تر جائے سفینہ واللہ جو مل جائے مرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دولہن پھول

خود حسن بھی نازاں ہو وہ ایسی ہے ملاحت بے سایہ بدن ہے مرے مولیٰ کی کرامت
صدقہ میں ملی ان کے چمن زار کو نکہت دل بستہ و خوں گشتہ نہ خوشبو نہ ملاحت
کیوں غنچہ کہوں ہے مرے آقا کا دہن پھول

وہ پاؤں کہ جن کی ہے سر عرش رسائی وہ ہات کہ جن پر ہے فدا ساری خدائی
رخسار کی سرخی تو شفق نے بھی نہ پائی دندان و لب و زلف و رخ شہ کے فدائی
ہیں درّ عدن لعل یمن مشک ختن پھول

واللیل ہے قرآں میں لقب زلف دوتا کا والفجر بھی انداز ہے محبوب خدا کا
والشّمس ہے عنواں رخ اقدس کی ضیا کا دل اپنا بھی شیدائی ہے اس ناخن پا کا
اتنا بھی مہ نو پہ نہ اے چرخ کہن پھول

آرام سے لیٹے ہیں جہاں صاحب معراج وہ گنبد خضریٰ کہ دو عالم کا ہے سرتاج
وہ آبرو جنت کی وہ فردوس کی ہے لاج کیا غازہ ملا گرد مدینہ کا جو ہے آج
نکھرے ہوئے جوبن پہ قیامت کی پھبن پھول

شہ عرش آستاں

اے جلوہ رب کے نشاں نور خدائے دو جہاں اے چارہ ساز عاصیاں اے حاصل کون و مکاں
اے بادشاہ انس و جاں اے مالک باغ جناں اے شافع تر دامناں وے چارہ درد نہاں
جان دل و روح رواں یعنی شہ عرش آستاں

اے صاحب دین مبیں اے زائرعرش بریں تجھ سا نہیں کوئی حسیں تیرا کوئی ثانی نہیں
تجھ پر ہوئے سب منکشف رازہائے ہمہ وہمیں اے مسندت عرش بریں وے خادمت روح امیں
مہر فلک ماہ زمیں شاہ جہاں زیب جناں

اے رحمۃ للعالمیں، اے سید جنّ و بشر ہر دو جہاں میں ہے تمھاری ذات اقدس مفتخر
اے چارہ ساز انبیا، اے بادشاہ بحر و بر اے مرہم زخم جگر یاقوت لب والا گہر
غیرت دہ شمس و قمر رشک گل و جان جہاں

اے مصطفیٰ اے مجتبیٰ اے شافع روز جزا اے دافع جملہ بلا اے مالک ہر دوسرا
اے جلوہ حق کی ضیا محبوب رب ظلِّ خدا اے مقتدیٰ شمع ہدیٰ نور خدا ظلمت زُدا
مہرت فدا ماہت گدا نورت جدا از این و آں

ہے روضہ انور ترا صد رشک فردوس ارم ہے نام نامی دافع جملہ بلیات و الم
اے باعث ایجاد کل ہم پر بھی ہو نظر کرم عین کرم زین حرم ماہ قدم انجم خدم
والا حشم عالی ہمم زیر قدم صد لا مکاں

ذو قوۃٍ، ذو حرمۃٍ اے شاہ دیں عالی حشم بدرالدجیٰ نورالہدیٰ اے منبع جودو کرم
اے صاحب تاج وعلَم عزّ العرب فخر العجم مولیٰ ز پا افتادہ ام دارم شہا چشم کرم
مہر عرب ماہ عجم رحمے بحال بندگاں

شرح والشّمس وضحیٰ

شجر و برگ و حجر شمس و قمر، دم یہ ان کا ہی بھرا کرتے ہیں
دیو بندی و وہابی نجدی ذکر سے ان کے جلا کرتے ہیں
سنیوں پر ہے خدا کا یہ کرم نعت سرور ہی پڑھا کرتے ہیں
وصف رخ ان کا کیا کرتے ہیں شرح والشّمس وضحیٰ کرتے ہیں
ان کی ہم مدح و ثنا کرتے ہیں جنھیں محمود کہا کرتے ہیں

ماہ طیبہ کی یہ طلعت دیکھو، میرے آقا کی کرامت دیکھو
عرش پر وہ ہوئے جلوہ فرما، ان کے نعلین کی رفعت دیکھو
حق نے پیدا کیا سب سے پہلے، نور احمد کی یہ عظمت دیکھو
ماہ شق گشتہ کی صورت دیکھو، کانپ کر مہر کی رجعت دیکھو
مصطفیٰ پیارے کی قدرت دیکھو کیسے اعجاز ہوا کرتے ہیں

ملک و جن و بشر ارض و سما، ان کی امت میں ہے ساری اقلیم
نعمتیں حق سے ملی ہیں ان کو رب نے بخشی ہے انھیں شان کریم
رافع و دافع و نافع شافع، شاہد جلوہ رحمٰن و رحیم
اپنے مولیٰ کی ہے بس شان عظیم جانور بھی کریں جن کی تعظیم
سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم، پیڑ سجدے میں گرا کرتے ہیں

تجھ کو حق سے ملا اعلیٰ رتبہ، تجھ سے بہتر نہیں کوئی دیکھا
ہے شفاعت کا ترے سر سہرا، امتی امتی تیرا نعرہ

ساقی کوثر و شاہ بطحا، جام رحمت کا ہمیں بھی آقا
رفعت ذکر ہے تیرا حصہ دونوں عالم میں ہے تیرا چرچا
مرغ فردوس پس از حمد خدا تیری ہی مدح وثنا کرتے ہیں

بدن پاک پہ کملی پہنے، اور شفاعت کی وہ چادر اوڑھے
ان کی رحمت کا وہ پرچم پھہرے، انبیا بھی ہیں کھڑے جس کے تلے
عاصیوں کے لیے سجدے میں گرے، امتی امتی منہ سے نکلے
آستیں رحمت عالم الٹے، کمر پاک پہ دامن باندھے
گرنے والوں کو چہ دوزخ سے صاف الگ کھینچ لیا کرتے ہیں

شجر و برگ و حجر شمس و قمر ہیں فدا ان کے رخ انور پر
آئے دنیا میں کروروں رہبر نہ ہوا کوئی بھی ان سے بڑھ کر
امتی گزریں جو پل سے ہو کر بڑھ کے جبریل بچھائیں شہ پر
ٹوٹ پڑتی ہیں بلائیں جن پر، جن کو ملتا نہیں کوئی یاور
ہر طرف سے وہ پر ارماں پھر کر انکے دامن میں چھپا کرتے ہیں

تیری الفت ہی ہے اصل ایماں، ہے رضا تیری رضائے یزداں
عرش پر ذکر ہے تیرا ہر آں، تجھ پہ نازل کیا رب نے قرآں
تو ہی ہے روح گلستان جناں، تو ہی محبوب خدائے دو جہاں
تو ہے وہ بادشہ کون و مکاں کہ ملک ہفت فلک کے ہر آں
تیرے مولیٰ سے شہ عرش ایواں تیری دولت کی دعا کرتے ہیں

جس کے دل میں تری الفت نہ رہی، اس کی تقدیر میں جنت نہ رہی
مصحف پاک میں توصیف تری، تیرے مداح رسول اور نبی

تیرا حق ہے دوجہاں کی شاہی، رتبہ حق نے دیا لا متناہی
کیوں نہ زیبا ہو تجھے تاجوری تیرے ہی دم کی ہے سب جلوہ گری
ملک وجن و بشر حور و پری جان سب تجھ پہ فدا کرتے ہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: **وَيۡلٌ لِاُمَّتِيۡ مِنۡ عُلَمَاءِ السُّوۡءِ يَتَّخِذُوۡنَ هٰذَا الۡعِلۡمَ تِجَارَةً يَبِيۡعُوۡنَهَا مِنۡ اُمَرَاءِ زَمَانِهِمۡ رِبۡعاً لِاَنۡفُسِهِمۡ لِاَرۡبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتُهُمۡ ۔** یعنی خرابی ہے میری اُمت کے علمائے سوء کے لیے جو اس علم دین کو تجارت بنائیں گے، اس کو اپنے زمانے کے امیروں سے اپنی ذات کے نفع کے لیے بیچیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی تجارت میں نفع نہ دے۔

(کنز العمّال جلد اوّل ص ۱۱۷)

شانِ جمالی وجلالی

دونوں عالم ملک جن کی اور غذا نان جویں　　کیا جواب ایسی قناعت کا ملے گا پھر کہیں
ان کے ہیں زیرِ نگیں لوح و قلم عرش بریں　　مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہات میں

محرم راز خدا محبوب رب کبریا　　اُدْنُ یَا خَیْرَ الْبَرِیّۃ جن سے خالق نے کہا
سرِّ وحدت کا خدا نے رازدار ان کو کیا　　کیا لکیروں میں ید اللہ خطِّ سرد آسا لکھا
راہ یوں اس راز لکھنے کی نکالی ہات میں

ڈوبا سورج لوٹ آئے اورشق ہو وے قمر　　انگلیوں سے چشمے پھوٹیں سر بسجدہ جانور
جس گلی سے ہو کے گذریں ہو معطر رہ گزر　　ابر نیساں مومنوں کو، تیغ عریاں کفر پر
جمع ہیں شان جمالی و جلالی ہات میں

جب فرشتے مجھ کو کر دیں گے سر میزاں کھڑا　　نعت پاک اس وقت بھی تیری پڑھوں گا اے شہا
ہے یقیں تقصیر میری معاف کر دے گا خدا　　حشر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لوں رضا
لوٹ جاؤں پا کے وہ دامان عالی ہات میں

لاکھوں سلام

صاحب علم و حکمت پہ لاکھوں سلام ان کی ہر شان وشوکت پہ لاکھوں سلام
نور احمد کی طلعت پہ لاکھوں سلام مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

عرش اعظم کی زینت ہیں جس کے قدم جس کے قبضے میں ہے علم لوح وقلم
جس کے باعث عیاں ہیں حدوث و قدم شہر یار ارم تاجدار حرم
نو بہار شفاعت پہ لاکھوں سلام

جو ہے محبوب رب العلیٰ بالیقیں جس کا چہرہ ہے شمس و قمر سے حسیں
جس کا رتبہ کسی کو ملا ہی نہیں عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

جس کے تلووں سے جبریل ماتھا ملے حکم پر جس کے چاند اور سورج چلے
جس کے دنیا میں مشہور ہیں معجزے جس کے آگے سر سروراں خم رہے
اس سرتاج رفعت پہ لاکھوں سلام

قاب قوسین کا جس کو رتبہ ملا جو نبی اور رسولوں کا سرور ہوا
جس کا چہرہ ہے آئینہ حق نما جس کے ماتھے شفاعت کاسہرا رہا
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

مدح کرتے ہیں جن کی زمین و زماں حسن کا ان کے ہم سے ہو کیونکر بیاں
جن کا ہر بول وحی خدا بے گماں پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

دونوں عالم میں پھیلی ہے جس کی ضیا جس کے اصحاب ہیں اہل صدق و صفا
منبع رحمت و فضل و جود و سخا وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
اس کے اوصاف گنتی میں کب آسکیں جس کے کوچے پہ قربان سب جنتیں
بادشاہ جس کے در پر کریں منتیں وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
جس کو محبوب اپنا خدا نے چنا درج قرآں میں ہے جس کی مدح و ثنا
احمد و حامد و مصطفیٰ مجتبیٰ کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
یوں تو معراج ہر ہر نبی کو ہوئی دید خالق کی حسرت سبھی کو رہی
رب ارنی کی درخواست سب نے ہی کی کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام
جس کے صرف اک اشارے سے ہو چاند شق جس کی تعریف میں سوکھیں سب کے حلق
حسن کا جس کے چرچا افق تا افق لیلۃ القدر میں مطلع الفجر حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام
جس نے سب کی شفاعت پہ باندھی کمر انبیا کی بھی اس پر لگی ہے نظر
رشک صد عرش ہے جس کی خاک گزر صاحب رجعت شمس و شق القمر
نائب دست قدرت پہ لاکھوں سلام
زینت عرش جس کی بنی ایڑیاں جس کی رہ میں فرشتوں کی پیشانیاں
جس کا کوچہ ہے رشک ارم گلستاں طائران قدس جس کی ہیں قمریاں
اس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام

عرش پر جس کو احمد پکارا گیا فرش پر جو محمد ہے صل علیٰ
فرش کے نیچے محمود اسم آپ کا وصف جس کا ہے آئینہ حق نما
اس خدا داد طلعت پہ لاکھوں سلام

نور حق ظل رب اور اسم خدا مصطفیٰ مجتبیٰ اور خیر الوریٰ
جن کو قرآن نے نعمۃ اللہ کہا معنی قد رایٰ، مقصد ما طغیٰ
نرگس باغ قدرت پہ لاکھوں سلام

جس کی عظمت کے چرچے چمن در چمن ذکر سے جس کے کافور رنج و محن
وہ منور، مطہر، معطر بدن اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن
اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

عرش و کرسی و لوح و قلم اور زمیں نور اول کے صدقہ میں پیدا ہوئیں
وہ کہ تاج نبوت کا روشن نگیں جس کے آگے کھنچی گردنیں جھک گئیں
اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام

ذات احمد نشان وجود خدا وہ رسول الملاحم شہ دوسرا
جو ہے ان کی رضا وہ خدا کی رضا شمع بزم دنیٰ ہو میں گم کن انا
شرح متن ہویّت پہ لاکھوں سلام

ہر نفس ہر گھڑی ذکر ان کا کروں ہر طرف ہر گلی ان کا چرچا سنوں
ہو مبارک وہابی کو کیا اور کیوں دل سمجھ سے ورا ہے مگر یوں کہوں
غنچہ راز وحدت پہ لاکھوں سلام

جن کے در کے غلام اغنیا اصفیا جن کی راہوں کے ذرے ہیں غوث اولیا
جن کی امت پہ نازاں ہیں سب انبیا مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

پھول سہرے کے

سہرا ہو یا رخصتی، اردو شاعری میں اس صنف سخن کا بھی ایک الگ مقام ہے۔ آج کل کے شاعر سہرے کے روپ میں محض تک بندی تک محدود رہتے ہیں غالباً یہی وجہ ہے کہ اس صنف سخن کو مستقل فن کی حیثیت حاصل نہیں ہو پائی اور سہرے نظم کرنے والے شاعر تک بند سے آگے کچھ نہ کہلا پائے۔ نظمی نے نظم کے اس پیکر کو روحانیت کے نئے قالب میں ڈھالنے کی کوشش کی ہے اور چونکہ ان منظومات میں نعت ومنقبت کا رنگ ہے اس لیے انھیں اس دیوان میں جگہ دی جا رہی ہے۔

نظمی کا سہرا بقلم خود

نوٹ: والدہ ماجدہ کا حکمنامہ بمبئی پہنچا کہ اپنا سہرا خود لکھ کر لاؤ۔ حکم کی تعمیل میں یہ سہرا لکھا جو ہمشیرہ عزیزہ سیدہ رعنا قادری نے پڑھا اور خوب داد وصول کی۔

ماہ و انجم کو پروکر جو بنایا سہرا
عرش پہ قدسی پکارے لو وہ آیا سہرا

ہر لڑی سہرے کی دیتی ہے مسرت کا پیام
ہر کلی کرتی ہے نوشاہ کو جھک جھک کے سلام

فصل گل سے کہو جا کر کہ ترانے چھیڑے
پیارے حسنین کے سہرے کے فسانے چھیڑے

کتنے مسرور نظر آتے ہیں وہ آلِ عبا
سہرا پہنے ہوئے بیٹھا ہے جو ان کا پوتا

نانی حسنین کی لیتی ہیں بلائیں ہر دم
خالہ نے چھیڑ دیے آج خوشی کے سرگم

امی ابا کی خوشی کا تو ٹھکانہ ہی نہیں
بڑھ کے اکلوتے کے سہرے سے خزانہ ہی نہیں

چچا حسنین کے دونوں یہ دعا مانگتے ہیں
صحت و عمر بدرگاہ خدا مانگتے ہیں

نانا نانی پہ عجب رنگ طرب طاری ہے
آج نوشاہ پہ ہر ایک نے جاں واری ہے

ماموں و خالو، پھوپھی اور ممانی خوش ہیں
لاڈلا دولھا بنا آج تو نانی خوش ہیں

رعنا، افشاں و حمیدہ کو مبارک ہووے
مجتبیٰ، عذرا رقیہ کو مبارک ہووے

صدقے میں سید کونین کے آئی یہ گھڑی
سہرا نینوں کا مبارک ہو تمھیں سید بی

بہنیں ہوتی ہیں اس انداز سے بھیّا پہ نثار
جیسے گل کھلنے سے آ جاتا ہے گلشن پہ نکھار

دور و نزدیک کے احباب دعا کرتے ہیں
دوست سارے بصد آداب دعا کرتے ہیں

اے خدا دولھا دولہن خوش رہیں آباد رہیں
عشق باہم سے زن و شو کے دل آباد رہیں

دو سے دو لاکھ بنیں، خوب پھلیں اور پھولیں
ان کے اقبال کو تارے بھی فلک کے چومیں

نغمہ و نور کی تسبیح بنا لائی ہوں
اپنے بھیّا کے لیے سہرا سجا لائی ہوں

فرزند دلبند نور چشم سید سبطین حیدر برکاتی کا سہرا

(نکاح: لکھنؤ،۱۲۸اگست ۲ـ ـ۱ء)

بنا ہے سبطین آج دولھا سجائے سہرا نجابتوں کا
ہر ایک گل میں ہے نوری نکہت ہے رنگ حسینی سیادتوں کا

یہ شاہ برکت کا ہے گھرانہ حضور اچھے میاں کا کنبہ
حسب نسب میں ہے اپنے یکتا یہ خانداں عالی نسبتوں کا

حضور نوری میاں کی نوری روایتوں کے امین ہم ہیں
ہیں یوں تو کہنے کو ہم نواسے، قوی ہے رشتہ رضاعتوں کا

حضور سید میاں کا پوتا بنا ہے سبطین آج دولھا
سپاہی زادوں کے گھر لگایا خوشی نے ڈیرا مسرتوں کا

حضور آلِ عبا کی روحانی شفقتیں اس پہ سایہ افگن
ثمر انھی کی دعا کا ہے جو بنا ہے مرکز یہ چاہتوں کا

حضور سید حسن میاں نے اسے دیا رنگ خانقاہی
انھی کی نگہ کرم سے حامل ہوا ہے علمی سعادتوں کا

حسین زیدی ہیں اس کے دادا، جو رنگ میں اپنے منفرد ہیں
انھی سے پایا ہے اس نے جذبہ پرائے اپنوں کی خدمتوں کا

امین اشرف نجیب افضل چچا بھی ہیں اور ماموں بھی ہیں
نصیب میں اس کے رب نے رکھا ہے فیض دوہری قرابتوں کا

یہ اپنی انّا کا ہے دلارا، ہے للّی دادی کا آنکھ تارا
یہ اپنی خالاؤں کا چہیتا، مدار ماموں کی چاہتوں کا

امان عثمان اور ایمن شفا نبیل آج کتنے خوش ہیں
کہ آج بھائی نے سہرا باندھا، یہ وقت ہے نیک ساعتوں کا

حمیرٰی عذرا رقیہ رعنا حمیدہ اس کی سگی ہیں پھوپیاں
چھٹی پھوپی ہیں ثمینہ اس کی بھتیجا ہے سب کی چاہتوں کا

نزاکتیں اس میں نانہالی، نفاستیں اس میں دادہالی
سراپا گنگ و جمن کا سنگم، مجسمہ دوہری نسبتوں کا

یہ خوش نصیبی دولہن کی دیکھو کہ ایسا عالم ملا ہے دولھا
تبھی تو سہرے سے رنگ چھلکا ہے برکتوں کا سعادتوں کا

یہ کیسی بارات ہے کہ ہر سو لگائے ہیں برکتوں نے ڈیرے
طنابیں نورانی تن گئی ہیں ہے شامیانہ بھی شفقتوں کا

الٰھی سبطین اور ثنا کو علی و زہرا کی بھیک دے دے
رواں رہے کاررواں علی کا، رہے تسلسل سیادتوں کا

لکھا ہے **نظمی** نے ایسا سہرا کہ سارے باراتی بول اٹھے
ہے رنگ سید میاں کا اس میں، انھی کی شعری لطافتوں کا

فرزند ارجمند نور العین سید صفی حیدر برکاتی کا سہرا

(مؤرخہ ۳۱ دسمبر ۲۰۰۱ء بمقام ممبئی)

رخ صفی پہ یہ سہرا سجا سبحان اللہ　　ہر ایک پھول خوشی سے کھلا سبحان اللہ
حسینی اور حسنی خون کا یہ سنگم ہے　　اور اس میں رنگ مدینہ گھلا سبحان اللہ
یہ خانوادہ برکات کا ہے چشم و چراغ　　یہ ایک شیر ہے مارہرہ کا سبحان اللہ
حضور سید العلماء سے اس کو نسبت ہے　　یہ ان کے بیٹے کا ہے لاڈلا سبحان اللہ
حضور احسن العلماء سے اس کو بیعت ہے　　انھیں کے فضل کے سائے پلا سبحان اللہ
کرم ہے غوث کا اپنے مرید پر اتنا　　کہ پیر زادوں میں رشتہ ہوا سبحان اللہ
بہت ہی خوش ہیں جنابِ غلام وحدانی　　پلا پلایا یہ بیٹا ملا سبحان اللہ
جناب نظمی کو بیٹی کی آرزو تھی بہت　　بہو نے بیٹی کا رتبہ لیا سبحان اللہ
بہو کے آنے پہ بشریٰ یہ کہتی ہیں سب سے　　ہے عالیہ میرے گھر کی ضیاء سبحان اللہ
شریک ہونے کو ماموں بھی آئے اردن سے　　بڑا چہیتا ہے یہ بھانجا سبحان اللہ
چچا نجیب نے دی ہے دعا بھتیجے کو　　میں ہوں صفی کا صفی ہے مرا سبحان اللہ
رشید بھائی یہ بولے کہ باوزیر ہوں میں　　وزیر مجھ کو صفی سا ملا سبحان اللہ
خوشی میں جھومتی پھوپھیاں صفی کی کہتی ہیں　　کرم ہو رب کا صفی پر سدا سبحان اللہ
کہا یہ زلفی نے سبطین سے، مبارک ہو　　کہ سر پہ بھائی کے سہرا سجا سبحان اللہ
وہ بیٹھے کونے میں احمد میاں یہ کہتے ہیں　　کہ بازی لے گیا چھوٹا مرا سبحان اللہ
الٰھی میرے صفی پر سدا کرم رکھنا　　ہزار نعمتیں کرنا عطا سبحان اللہ

لکھا جو **نظمی** نے سہرا یہ اپنے بیٹے کا
پکار اٹھے سبھی برملا سبحان اللہ

نورِ چشم سید ذوالفقار حیدر برکاتی کا سہرا

بمقام راجکوٹ، ۲۷ مئی ۲۰۰۷ء

ذوالفقار حیدر کے سر جو چھا گیا سہرا — خود بہاریں کہہ اٹھیں لو یہ آ گیا سہرا
کتنی برکتیں پنہاں ہیں نبی کی سنّت میں — آج اِس گھڑی اِس دن یہ دکھا گیا سہرا
خاندانِ نوری سے پایا نسبتوں کا رنگ — زہرا اور حیدر کی خوشبو پا گیا سہرا
غوث و خواجہ کا صدقہ جھولی بھر ملا اِس کو — نورِ شاہِ برکت میں پھر نہا گیا سہرا
دادا اور دادی نے دیں دعائیں جنت سے — حوروں اور فرشتوں کے دل کو بھا گیا سہرا
روحِ مفتی اعظم آئی ہے بریلی سے — نوری پیر کا بیٹا باندھے آ گیا سہرا
جو چچا ہے وہ ماموں، جو پھوپھی ہے وہ خالہ — راز دوہرے رشتوں کے سب بتا گیا سہرا
باپ سے گلے مل کر ماں کے قدموں کو چوما — اِس کے بعد زلفی کا سر سجا گیا سہرا
سبطین و صفی اُس دم خوشیوں سے مچل اٹھے — چھوٹے بھائی کو دولھا جب بنا گیا سہرا
برکت شاہ باپو پر برکتوں کی بارش ہے — پوتا شاہ برکت کا، لے کے آ گیا سہرا
آئے ہیں بڑودہ سے حضرتِ معین الدیں — اُن کی شفقتوں کا بھی لطف اٹھا گیا سہرا
نزہت اور امیرالدین، فرحت اور مدحت کا — اور دادا باپو کا پیار پا گیا سہرا
ذوالفقار حیدر کے سارے دوست جھوم اٹھے — یار تیرے ماتھے پر رنگ جما گیا سہرا
ذوالفقار حیدر کو زلفی زلفی کہتے ہیں — آج صورتِ نکہت جوڑا پا گیا سہرا
ہم تو خوشبو والے ہیں، خوشبوؤں کے عاشق ہیں — اتنا کہہ کے نکہت کو گدگدا گیا سہرا
یا الٰہی برکت دے زلفی اور نکہت کو — یہ دعائے خوش آئند گنگنا گیا سہرا
سینے سے لگایا ہے نظمی جی نے نکہت کو — یہ بھی رسمِ الفت تھی جو نبھا گیا سہرا
لوگ جھوم جھوم اٹھے **نظمی** کی مہارت پر — راجکوٹ میں جس دم یہ پڑھا گیا سہرا

عرفان العلوم

(یہ نظم ایک دینی ادارے کے سالانہ جلسے کے موقع پر فی البدیہہ کہی تھی)

مرکز رشد و ہدایت ہے یہ عرفان العلوم
درس گاہ علم و حکمت ہے یہ عرفان العلوم

مظہر صدق و سیادت ہے یہ عرفان العلوم
فیض عام شاہ برکت ہے یہ عرفان العلوم

روح پاک سید عالم کا یہ فیضان ہے
منبع نور شریعت ہے یہ عرفان العلوم

خاندان مصطفیٰ کا یہ چہیتا لاڈلا
گویا جنت کی بشارت ہے یہ عرفان العلوم

قادریت کا علم لہرا رہا ہے شان سے
غوث اعظم کی ولایت ہے یہ عرفان العلوم

دیکھیے سنگم شریعت اور طریقت کا یہاں
حافظ قرآن و سنّت ہے یہ عرفان العلوم

اہتمام ہوتا ہے یاں پاکیزگی قلب کا
روح کی روحانی راحت ہے یہ عرفان العلوم

چند ہی برسوں میں اس کو عزت و شہرت ملی
سنیوں کے دل کی راحت ہے یہ عرفان العلوم

حق تو یہ ہے سنیوں کے بچے بچے کے لیے
رحمت عالم کی رحمت ہے یہ عرفان العلوم

اس سے ہم بے زار ہیں جو دشمنی اس سے کرے
عین معیار قرابت ہے یہ عرفان العلوم

اپنے بیٹے بیٹیوں کو اس میں پڑھنے بھیجیے
شرم و عصمت کی ضمانت ہے یہ عرفان العلوم

آیئے اس کی ترقی میں لگائیں چار چاند
مستحق استعانت ہے یہ عرفان العلوم

مینارِ رضا

یہ اشعار ممبئی کے بوہری محلے میں بوہرہ سمادھی کے بالمقابل واقع مسجد رضا کے ایک اونچے مینار کی تعمیر پر کہے گئے۔

مینارِ نور بن کے جو تیار ہو گیا
سینہ مخالفین کا اک غار ہو گیا
مینار کیا ہے اصل میں نیزہ رضا کا ہے
دشمن کے دل کو چیر کے اُس پار ہو گیا

لوگ مینار بناتے ہیں دکھانے کے لیے
ہم نے مینار بنایا ہے جتانے کے لیے
اسکی اونچائی سے ظاہر ہے رضا کی عظمت
یعنی مینار ہدایت ہے زمانے کے لیے

یہ جو مینار دیکھتے ہیں آپ
ایک گنبد سے اس کو نسبت ہے
جس کو کہتے ہیں کعبہ کا کعبہ
ہاں وہی جس کی سبز رنگت ہے

یہ جو مینار ہے سید کی کرامت کہیے
یعنی اولاد نبی کی اسے ہمت کہیے
یہ ہے برکاتی علَم، نورِ رضا کا حامل
کہیے کہیے اسے نوری کی ولایت کہیے

نظم برافتتاح مینارِ رضا

استادہ ہے کس شان سے مینار رضا کا
اللہ نے فرمایا ہے اظہار رضا کا

ہو خوف خدا، عشق نبی زیست کا مقصد
تا عمر رہا بس یہی کردار رضا کا

احمد کا جو دشمن ہے وہ دشمن ہے احد کا
تھا درس یہی اور یہی معیار رضا کا

ہر سانس میں دم بھرتے رہے آلِ نبی کا
دل حب نبی سے رہا سرشار رضا کا

نیزے کی طرح کام لیا اپنے قلم سے
دشمن کے لیے موت تھا ہر وار رضا کا

مرشد بھی کریں ناز وہ ایسی تھی ارادت
مارہرہ ہی مارہرہ تھا سنسار رضا کا

آ جاتی ہے جب بھی کوئی مشکل مرے آگے
پڑھ لیتا ہوں میں نام کئی بار رضا کا

نکہت جسے حاصل ہوئی طیبہ کے چمن سے
پھولے پھلے تا حشر یہ گلزار رضا کا

نظمی کو رضا سے ہے کئی طور سے نسبت
دنیا اسے کہتی ہے علم دار رضا کا